رجسٹرڈ نمبر اے ۷۰۳



# توجہ شائقین

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں ۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے ۔ بے تمیز مضامین نہیں ہوتے ۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل شخص طور پر خود ہنستا ہے ۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور گو یہ بھی اودھ پنچ صرف اپنی ضخامت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے ۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نمونہ منگائیے ۔ دو عمر کی کے پرچے یا منگائیے اسلئے کہ کھرے کھوٹے میں فرق ہے بلکہ خیالات کی جدت ۔ جائے کی اصلیت بھرے ہوئے رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی دنیا پر نظر کیجیے ۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا ۔

## منیجر کی نہایت ضروری گزارش

### قواعد وضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے ۔

(۲) طالب علمان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی ۔ یہ ضروری شرط ہے ۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے ۔

(۴) نمونہ والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے ۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں ۔ اور دوسرے پرچے میں آپ حسب خواہش مضامین ہوں ۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشا مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہفتہ کے اندر تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں ۔ ورنہ [illegible] بخیر شاد و سلامت ۔ بہر حال پچاس برس کا ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے ۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں ۔ ورنہ اودھ پنچ نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا طالب علمی یا یتیمی کا واسطہ دینا خلاف حمیت ہے ۔

(۶) ہم تو ہرگز نہیں کہتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں ۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستے میں کہاں گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے بعد پانچ چار خطوط نامہ منیجر کے نام موصول ہوتے ہیں ۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روتا نے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ طلب فرمایا جائے ۔ پرچے کی ضخامت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں نہ خرچ کرنا مقصود نہیں ہے ۔ لہذا عمداً نقصان نہیں ہوتا ۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ سے زیادہ دو ہفتے تک انتظار کیا جاتا ہے اور پھر پرچہ بند کر دیا جاتا ہے ۔ لہذا جن کو بقیہ خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی پرچہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی رسید ٹکٹ لگانے سے حاصل کر لی جاتی ہے ۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے ۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں ۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں ۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط ۔

### نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خط و کتابت اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے ۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۳۶ نمبر ۴۲

# مضامین

مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۹ء

---

بہ ہے قدری ازین بازار سودا کیشوان بُرد ن
گراں بھی سنگ عزیزاں کالائے غیرت ارزاں خر

مولانا پنچ ۔ اودھ پنچ صاحب کی جادو بیانی نے آپ کو چند روز کے لئے طاق نسیان کر دیا۔ انتقام مانگو تو بھی مچھلی پالی۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیٹھ رہے۔ گویا عکس کے جلانے کی طرح تماشا رہا۔ اگرچہ مجھا ہیں بارے صد شکر کہ خدا نے پھر آپ کی صورت دکھائی مدتوں کے دھانوں پانی پڑا امید بھر آئی۔ روگ دور ہو گیا۔ آپ جانیے تیل باتی اور تصدق کے لئے ہم غریبوں کے پاس کہاں جو صدقہ اُتاریں۔ بندے آزاد کرنے کا دستور اب نہیں رہا۔ مگر سنیے ایسے قانون صادر کرنے کی بدولت شکوہ بھی ہے جو جنبہ صدقوں اور قیدیوں کا شمار بڑھا دیں۔ لوگ نیند کے جھونکے دھرے پکڑے جائیں۔ پھر اس پکڑ دھکڑ میں اس کا بھی خیال نہیں کر کرے راہ میں جاتا پکڑا جائے موچھوں والا۔ تا ترین بے تمیزی جیسے سادہ دل کہتے ہیں ایسا کیا ہے جس میں استثنا کو دخل نہیں۔ خادی خود ہی پیرا ہوا ہے جو بندہ رشوت پھنستا ہے اپنی جان کو مر مر رہا ہے۔ گر یہ قانون بہا نشے والوں کو رُلانے کو بیکن بیماروں کے اندھیر کوئی اپنی اولاد کو عقد کی زنجیر میں کسے گا۔ جیسے کا صاحبزادے حالیاں ہو جائیں گے یا جان جیل خانے جائیں گے۔ اِت تمہارے کی ہمیں پہچانا تھا؟ اب تم خود رچے گھر جاؤ کچھ دن جنگلی میں رہو قید کی مصیبت سہو۔ ہزار روپیہ کی تھیلی ہو جانے بھی دو۔ آخر خادی میر گھلیاں رہنے والی لڑکیوں کو انعام رہا تھا یا نہیں؟ گالیاں کھا کے بے مزہ نہ ہوا اور اسکا بیٹی زاد

نوشاہ کی گھروالی نر رہ پہلے بجراموں سے جیل خانہ بھرے۔ خادی رہے اور گرام بچے دولہن دولہا کے گھر میں کوئی فرق نہ ہے۔ دونوں کے دونوں سے آنسو ہے۔ جو کہیں مصلحت کے جلوس پیچھے پیچھے گھو بند میں ہو جائے تو بھی اور بیاہ میں امتیاز در پیش پائے۔ قانون اتفاقیہ وارد ہوا ہے ذیل میں ہو بھی آئے وہ بھی آئے۔ پولیس رپورٹ کردہ جناب عالی گزارش ہے کہ اس ضلعے میں ایک نہایت سنگین واردات ہو گئی ایک شخص مسمی خاتمۂ خاں نے مرتے وقت اپنی اکلوتی لڑکی مسماۃ حسین کی شادی اپنے بھتیجے مسمی مصیبت خاں ولد لگنا کے ساتھ کر دی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مسماۃ حسین کی عمر ۱۲ سال ہے ۱۱ سکنڈ کم تھی اور مسمی مصیبت کا بھی تاولی عمر سے دو منٹ پینتالیس سکنڈ کم تھا۔ مسمی مذکور یتیم ہے اور اپنے چچا مسمی شامت زدہ کے پاس رہتا ہے۔ شادی کے دو گھنٹے کے بعد مسمی شامت زدہ بھی ہو گیا دوسرا کوئی وارث اس کا نہیں ہے۔ مسمی شامت زدہ متوفی نے ایک ہی ہزار کی مالیت چھوڑی ہے جو صرف تجہیز و تکفین ہوئی جاتی ہے لہٰذا جلد حکم مناسب صادر کیجیے۔

عجب نہیں کہ رپٹ ہو نکلتے ہی سارے خرچ ہو جائے۔ لاش جیل خانہ دیکھے دل کی تسلی کی نوبت آئے۔ جیسے شگفتی پٹے بیاہ نے شادیاں نا بالغی کا نکاح ناجائز قرار پائے زبردستی پٹے بیاہ پٹے طلاق کا آرڈر جاری ہو عوام مرحوم کی گرفتاری ہو۔ ان صاحب والتی بے سر و صدر اصلاح ہو گیا تنزل سے زیادہ نکبت ہے۔ یہاں سے زیادہ نازک اور حسین ہے۔ مرنے والے سے قصاص کرنے سے کسے گا وہ تو خود ہی ایسی انسان کا ملازم ہے۔ میت ہر حال دفن ہو جائے گی اس مال متروکہ ہو جائے گی مگر مال ہو گے ضبط ہو گا اور اولاد نے بچے گی حاکم کو رحم کی ضرورت کیا ہے قانون مختار دیا ہے کہ بزرگ صد بیہ تنگ ممان عاملہ کرنے کے مجاز ہو اپنی قوت دکھاؤ رعب قائم کرو۔ الغرض وہ وقت دور نہیں کہ شہر اور دیہات میں شادیوں کے ساتھ

جانے میں پھولا ہو۔ کوئی گوشہ شگفتہ وادی ہی بہ کی آواز سے دہ ہے۔ فرض کیجیے کہ اپیل کا فیصلہ جلد نہیں ہوتا اور بانٹ لکھا ہے تو یہ بھی باور ہے کہ لشکر کا سپاہی متروکہ دوسی ستکان کچہری کی زینت اور وکیل صاحب کی اجرت میں صرف ہو جائے ہے۔ اور پھر اعلیٰ عدالتوں نے بگڑی کچہری آئیر

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

جوروکے ہاتھوں ہاتھ بہات بہیات۔ بغل میں پھول گرائی۔ واہ میاں کیا خوب شادی رچائی۔ شتفر اللہ لیل جانب اسوقت فسانۂ عجائب کی زبان میں گفتگو کرنے لگے حضرت معاف کیجیے گا۔

واقعہ یہ ہے کہ بعض دل جلوں نے از روے شریعت اسلام اس عجیب و غریب قانون کو جانچا ہے حسرت کے ساتھ بیمار ڈھانے کی سعی کی ہے ان کی جرأت سے بچانے زمانے کی احتیاط کا مطالبہ جو بجا تو اگلا طرز تحریر یاد آ گیا رنج گشتہ دل کو سرور کی نمود آن پڑی۔ سرور و مسرت کے خیال نے حضرت سرور سے تنہائی صنف فسانۂ عجائب کی طرف انتقال کیا۔ اور نگی قافیہ پیمائی ہونے۔

۵ اکتوبر کا مدینہ دیکھیے اسوقت پیش نظر ہے کوئی مولانا صاحب ہیں جن کے نام کا جز و ہے حضرت نے مدینہ بجنور میں ایک مضمون مسلسل لکھنا شروع کیا۔ پہلا جز و تو دیکھا نہیں مگر جتنا حصہ اس نمبر میں موجود ہے وہی پڑھنے سمجھانے کے لیے بہت ہے۔ فرماتے ہیں ’’حق کا غلط استعمال انکے بعد فرضی اور وہمی وسواس کو حقیقت النفس امریہ کا خلعت پہنا کے ایک طلسم تیار کرتے اور بھولے بھالے مسلمانوں کا دل خواہ مخواہ دہلاتے رہتے ہیں۔ ابھی کسی ایسے قانون کی یا فرضی حکم کی اطلاع ملیں جسکی بنیاد وہ فرضی اور مہمل شکل کے خلاف کی گئی ہو۔‘‘

اچھا تھیے تو فرماتے کیا ہیں:۔

’’فرض کیجیے کہ اس حق کا وفادار ان خدا اللہ مراد ہو جو شرع نے نابالغوں کے دل کو دیا ہے اور جو غلط استعمال ہونے کی وجہ سے جس میں صریح امر ہے کہ

شادی کی رسوم مسلمانوں میں جو اسراف ہوتے ہیں
بہت سی شادیاں [illegible]

[illegible]
صورت میں نہایت خوشگوار نتائج پیدا ہوں گے۔

تھا چنانچہ حضرت آغا [illegible] کو بیلوں کی جگہ جوتا ہے
تھے۔ [illegible] بھی گنا چھیلنا [illegible] تھا۔ [illegible]
[illegible] آغا نے فرمایا آؤ بھائی ہم تم [illegible]
[illegible] کی کوشش کریں۔

رفیق۔ ترکیب تو واقعی [illegible] خوب ہے۔ [illegible]
[illegible] کھیت۔ مگر [illegible] کیا؟
آغا: [illegible]۔ بھلا اس سے بڑھ کے اور
کون سی نجاست (غلاظت) ہے۔
رفیق: واہ کیا [illegible] ہے۔ بس [illegible]
[illegible]
(دونوں کھیت میں [illegible] رفیق نے [illegible]
اور سڑک پر [illegible] سب میں [illegible]
[illegible]۔ [illegible] پھر [illegible]
کھیت [illegible])
آغا: بس بھائی کھیت اب کاٹنے کے قابل ہو گیا
حالانکہ [illegible] ہیں کہ جلیبیاں۔
رفیق: ارے کیا آپ نے کھانے کا [illegible] لگا دیا۔ دیکھیے
بھائی صاحب یہ بالکل خلاف ایمان ہے [illegible]
[illegible] آپ کہا کرتے
ہیں اور صلاح بھی نہیں کرتے [illegible]
ہماری [illegible]۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ [illegible]
اب [illegible] آپ نے [illegible] قسم قرآن کی [illegible]
کھیت جب [illegible] تو آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔
آغا: کیا [illegible] پھر [illegible]
ہیں سب طرح کا [illegible]
تمہارے [illegible]
کھیت میں گھسے اور دیکھو یوں جھٹ سے [illegible]
[illegible]
[illegible]۔ [illegible]
رفیق: [illegible] سارا کھیت اجاڑ دے گا۔
[illegible]

تو میں دس تو [illegible] ہوں۔
آغا: اے [illegible] آگے بڑھایا اور دوسری پائی
کا [illegible] کر کے [illegible] ہو جاؤ گے پھر کتنا کہ
دوستی مروت کا لحاظ نہ کیا۔
رفیق: ابھی لیجئے کیا ہے جھٹ ایک جھٹ دو جھٹ
تین جھٹ چار جھٹ پانچ۔
انشاءاللہ خاں شاعر کے یہاں کی گنتی تمام
ہو گئی تھی ہے

ایک دو تین چار پانچ چھ سات
آٹھ نو دس ہوتے ہیں [illegible]

مگر ان کی گنتی تمام ہونے پائی تھی کہ آغا نے



شیخ عمر جواز رضا مندی

## وطن لاہور

وطن۔ ملک و ملت کا بہترین خادم ہے۔
وطن۔ [illegible] بہترین [illegible]
وطن میں انگریزی [illegible]
[illegible]
[illegible] سادہ قیمت کم
[illegible] ہندوستان بھر میں [illegible]
اخبار [illegible] آپ آج ہی ایک [illegible]
لکھیے۔ آپ یقیناً اسے پسند فرمائیں گے۔ سالانہ قیمت
۳ روپیہ ششماہی [illegible]
پتہ:- منیجر اخبار وطن لاہور

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ایک پاس۔
بیٹے کی [illegible] میں [illegible]
نے بیس روپیہ سرکاری [illegible]
[illegible]
[illegible]
بھی تین کی [illegible]۔ تیس روپیہ [illegible]
دس [illegible]
تیسی [illegible]۔ [illegible] کی خوشی میں [illegible]
[illegible] کا نام لیجئے۔
[illegible]
کی بنا پر [illegible] قانون [illegible]
تاکہ [illegible] جو شخص [illegible]
[illegible]
ساتھ ہی [illegible] سب کے سب
ایک [illegible] روپیہ جرمانہ ادا کریں
[illegible]
آپ [illegible] ایک واقعہ بھی ایسا [illegible]
کہ کسی مسلمان نے آپ کے [illegible]
وقت سے پیشتر [illegible]
کرلوں گا [illegible]
کی شادیوں کا [illegible] ایک نہیں۔
قبل [illegible] دیگر ہے۔
نکاح کے [illegible] میں کسی کو شک نہیں
نکاح کی صحت یا غلطی کا فیصلہ [illegible]
کی صحت بھی [illegible] تسلیم کی جاتی ہے [illegible]
[illegible] اہل اسلام نے [illegible]
[illegible] قبول کیا [illegible]
[illegible] دوسری [illegible] اولاد کو محروم

کرنے کی ضرورتیں یا مجبوریاں ہوں گی۔ جو صورت مناسب ہے اس کو [illegible] جاری کیا جاوے گی [illegible] آپ طرح کی پابندی کر سکتے ہیں [illegible] [illegible] پر جتنی اور خرچ کے خلاف میں [illegible] مسلمان [illegible] کی [illegible] کوئی حد جس حق [illegible] دخل دیتی ہے۔ آپ اپنی ذات یا بچہ کو [illegible] کا لقب دیتے ہیں مگر تا انہیں جانتے کہ [illegible] لڑکی میں استعداد قبول ہوتے ہی اس بات کا تقاضا شروع ہو جاتا ہے۔ اور [illegible] میں رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ فعل قدرتی ہے کسی میں جلدی اور کسی میں بتاخیر اسی وجہ سے شریعت نے عمر بلوغ یا علامات بلوغ کے ظاہر ہونے پر موقوف رکھی ہے عمر معین نہیں کی ہے۔ تقاضا ہے پہروں کے بعد جس کا رواج ہو جاتا ہے فوراً پیدا کرے گا اس وقت یہ [illegible] سب اس کا [illegible] کی بدولت [illegible] (دیکھی) اور اس [illegible] رہا اخلاق نہیں [illegible] کہ نہ کوئی اخلاقی [illegible] حکومت نے بنایا ہے نہ حکومت کر سکتی ہے نہ قوم [illegible] [illegible] پکارنے والے [illegible] کے مسلمات اس قسم کے مسائل کو ترجیح دیتے ہیں نہ قانون [illegible] میں ایسے مستثنیات ہیں) ورنہ ہونے کے بعد [illegible] [illegible] شادی اور [illegible] سے آباد نظر آئے گا۔ یہ وہی [illegible] [illegible] اور [illegible] پر بھی ہے۔

اگر یہ نہیں ادوام پر تحریری [illegible] بنا دی جائیں تو پھر دنیا میں رہنا [illegible] ہو جائے [illegible]

> پھر یہاں بھی [illegible] رہو گی
> [illegible] رہے گی

پھر [illegible] وساوس کی بنیاد پر ایک قانون وضع کیے جانے کا مطالبہ کرے گا اور وہ بنیاد [illegible] ہو جائے گی۔ [illegible] ماربی۔ کونسل [illegible] کا [illegible] صادر ہو گا۔

جن [illegible] خلفا کا حضرت مارب نے نام لیا ہے

[redacted] [illegible] کے زمانہ میں کم سنی کی شادی کا رواج عام تھا اور [illegible] [illegible] کتب تاریخ [illegible] ام المومنین ماخذ کتب حدیث ہیں)

خود مکہ کا یورپ میں [illegible] لکھا ہے کہ اس کا زمانہ بلوغت دیگر ممالک کے بہ نسبت بہت [illegible] کیا گیا ہے۔ کوئی شبہ اگر یہ قبول اصول کے مطابق کی [illegible] ہے [illegible] بلوغ خلوت کر حضور نے نہیں کی۔ لہذا جناب مارب واقعہ کی [illegible] تو یہ اس وجہ سے کہ کسی نو برس [illegible] جنگی شادی نہیں ہوئی تھی تب ام [illegible] خواب میں دیکھا کر چلے شادی شادی کے بعد لڑائی اور لڑائی کے ساتھ مار پیٹ ہوئی [illegible] [illegible] سکے کہ بچہ تو [illegible] سے بچ گیا۔ [illegible] لوگ کہتے کہ چوٹ زیادہ لگی ہے [illegible] شروع ہوئی۔ کیا ہوا۔ کیوں [illegible] چوٹ آئی۔ کہ [illegible] ہے۔ جو [illegible] صاحب نے بچے کے جواب دیا۔ تم کو چوٹ کی [illegible] ہے پھر اگر [illegible] ہوگا [illegible] کہاں [illegible] ہوگی۔

جناب مارب خیال فرماتے ہیں کہ اگر کم سنی میں شادی ہوئی اور قبل از وقت مباشرت ہوئی سے [illegible] ہوں اور کمزور ہوں گی امام غزالی، رازی، سلطان صلاح الدین اور جنرل طارق کے سے صاحبان عقل و قوت پیدا نہ ہو سکیں گے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ [illegible] صحیح پر [illegible] ہو سکتے ہیں اور کم سنی کے عقد میں [illegible] کا حق کسی کو نہیں۔ اسلام میں بالغ کی اجازت ادا پر فرض ہے اور اگر [illegible] وقت معین تک خلوت نہ ہونے دیں تو ممکن ہے لیکن کیسا [illegible] بھی ہوتا ہے۔ جب بلوغ [illegible] تاریخ معین ہوئی ہے [illegible] اچھا ہوتا ہے جو بات آتی ہے [illegible] [illegible] ہے۔ جنرل طارق جو [illegible] طارق اور بیت المقدس کے فاتح صلاح الدین ایوبی احیاء العلوم کے مصنف غزالی اور تفسیر کبیر کے مؤلف رازی سب کے وقتوں میں اسی قسم کی شادیاں ہوا کیں تاریخ سے دکھائیے کہ کب نہیں ہوا؟

ثابت ہے تو پھر اب جنت دوزخ [illegible] کیوں بگڑنے لگا۔

جناب مارب معلوم ہوتا ہے کہ نہ تو آپ کو عقل [illegible] ہے نہ فقہ میں نہ تاریخ میں نہ طب میں یہی معلومات کے [illegible] پر آپ مضمون لکھنے بیٹھ گئے۔ [illegible] ضرورت نہیں۔ قبل از وقت خلوت نا جائز ہے اور اگر [illegible] لڑکی [illegible] کے [illegible] پہنچے [illegible] (دیت [illegible]) یا قصاص کے طالب ہوں تو شریعت [illegible] ہونے پر قاضی ڈگری [illegible] ہونے کے بعد اس [illegible] مطالبہ [illegible] نہیں۔ [illegible] قدرت پر بھی [illegible] ہوتا ہے کہ [illegible] [illegible] نے [illegible] مشورہ کیوں نہ کیا۔

قدرت [illegible] ہے اور [illegible] کی استعداد [illegible] پیدا کی ہے اس میں [illegible] کیا؟ تاریخ رسول اور خلفا کے عقد کے واقعات سے [illegible] ہے۔

عقد اور خلوت میں لزوم نہیں ہے دونوں [illegible] کا اثر جدا ہے۔ مگر یہاں [illegible] دونوں کو ایک ہی میں مخلوط کر دیا ہے۔ [illegible] ہی کیا

## [illegible] بغرض [illegible] طلب

مقدمہ نمبر ۱۲۳ سنہ ۱۹۲۹ء

عدالت جناب منصف صاحب بہادر [illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

مہر عدالت — دستخط حاکم [illegible]

[illegible]

کمیٹی ہوئی جو قانون وضع کرنے میں بھی گورنمنٹ کی امداد کر سکی۔

ایک تھے پنڈت جی اُن بیچارے کو [illegible] سے لگاؤ تھا [illegible] کے پنڈت تھے لہذا لوگ [illegible] شگون دیکھوانے ساعت پوچھنے آتے تھے۔ [illegible] سلسلہ میں [illegible] ساعت [illegible] بحث [illegible] آیا کسی کا۔ گھر جوتش کا معاملہ تھا [illegible] چند [illegible] لکیریں [illegible] سکیں۔ صبح آتے ایک لکیری ادھر [illegible] ادھر کر دی۔ اتفاق کی بات [illegible] اُس کی نظر پڑ گئیں جیسی لکیریں تھیں [illegible] لکیریں مل گئیں۔ پنڈت جی کو خبر نہیں ہوئی۔ تھوڑی دیر میں ایک شخص آیا اور اس نے تو پوچھی ساعت [illegible] جب عادت لکیروں کی طرف رخ فرمائی اب جو دیکھتے ہیں تو ایک طرف [illegible] صرف چار لکیریں رہ گئے انہیں

## حسن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر [illegible] ۱۹۳۳ء

[illegible]

[illegible]

بار تھا کہ کل تک یہ چار سے زیادہ تھے۔ [illegible] سے کٹ گئے [illegible] کیا کیا جائے؟ بولیں [illegible] کچھ ادھر نہیں کچھ ادھر ہیں [illegible] ایک طرف کر دیا۔ پنڈت جی نے تاریخ کے سائل سے فرمایا کہ بیچارے آج [illegible] یہ تو وہم تھی [illegible] پنڈت جی تھے [illegible] صدق تھا یہی حال [illegible] ہے۔ اُن کے دل پر [illegible] کسی طرح سے نہیں سکتی

وہ لوگ جو عالم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس قسم کے [illegible] کمیٹی یا اُن ممبروں کی تائید میں پیش کرتے ہیں [illegible] خواہ مخواہ دخل دیتے ہیں ایسا معاملہ جس میں صدہا قابل رعایت [illegible] متعلق ہیں اور [illegible] مختلف و متضاد ہیں ایک قانون کی [illegible] میں آ ہی نہیں سکتا جبکہ سیرت نبوی [illegible] اسکے خلاف ہے اور مصالح قضائیہ بھی اسکے متقاضی ہیں کہ اجازت باقی رکھی جائے۔

مولوی محمد یعقوب نائب صدر [illegible] اختلافی امور سے متعلق نہیں لیکن قطعی حجت پر مبنی ہے کلمات خداوندی کا بدل دینا شرعی اصطلاحات کو الٹ پلٹ کرنا سیرت نبویہ اور اخلاق صحابہ [illegible] علیہم سے غلط مسائل اخذ کرنا بڑی جرات کا کام ہے اور جناب [illegible] انھیں بڑی [illegible] میں ہیں۔ آپ کیا معقول دلیل پیش فرماتے ہیں کہ کتاب تعزیرات ہند کے اکثر دفعات [illegible] فی الدین [illegible] ہے۔ [illegible] مسئلہ [illegible] دخل دیا جائے [illegible] اگر ایک بار چپت کھائی اور [illegible] کے چپ ہو رہے تو [illegible] کے لئے [illegible] نہیں کرتے۔

حکومت غور کرسکتی ہے کہ ہم [illegible] پر غور کرنے کے لئے مستعد ہیں آپ ہی کہ [illegible] برابر دخل رہا۔ خلفا [illegible] ہمیشہ لرزتے رہتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو [illegible]

لکیریں لگنے پائے۔ آپ [illegible] کو اعتراض کرنے کے [illegible] تسلیم کرتے ہیں کہ احکام شریعت اسلام [illegible] بزرگان دین کی [illegible] شریعت اسلام [illegible] ہم تک اسلام [illegible] کا بھرم آپ [illegible] ہے [illegible] وراثت۔ غزالی کا اعتبار باقی رہتا ہے [illegible] مولانا [illegible] آپ مذہبی امور [illegible] ہیں [illegible] جناب [illegible] کی تحریر [illegible] حقیقت [illegible] اسلام [illegible] سامنے ایک [illegible] کا ہے [illegible] ہے [illegible] حیثیت [illegible] ہیں [illegible] ان کے بارے میں [illegible] کرنا آپ کا فرض ہے۔ [illegible] التماس ہے کہ میرا مضمون چھاپ دیجئے۔ [illegible] مرحوم نے ایک مرتبہ [illegible] قانون [illegible] کی بحث سے [illegible]

واقف

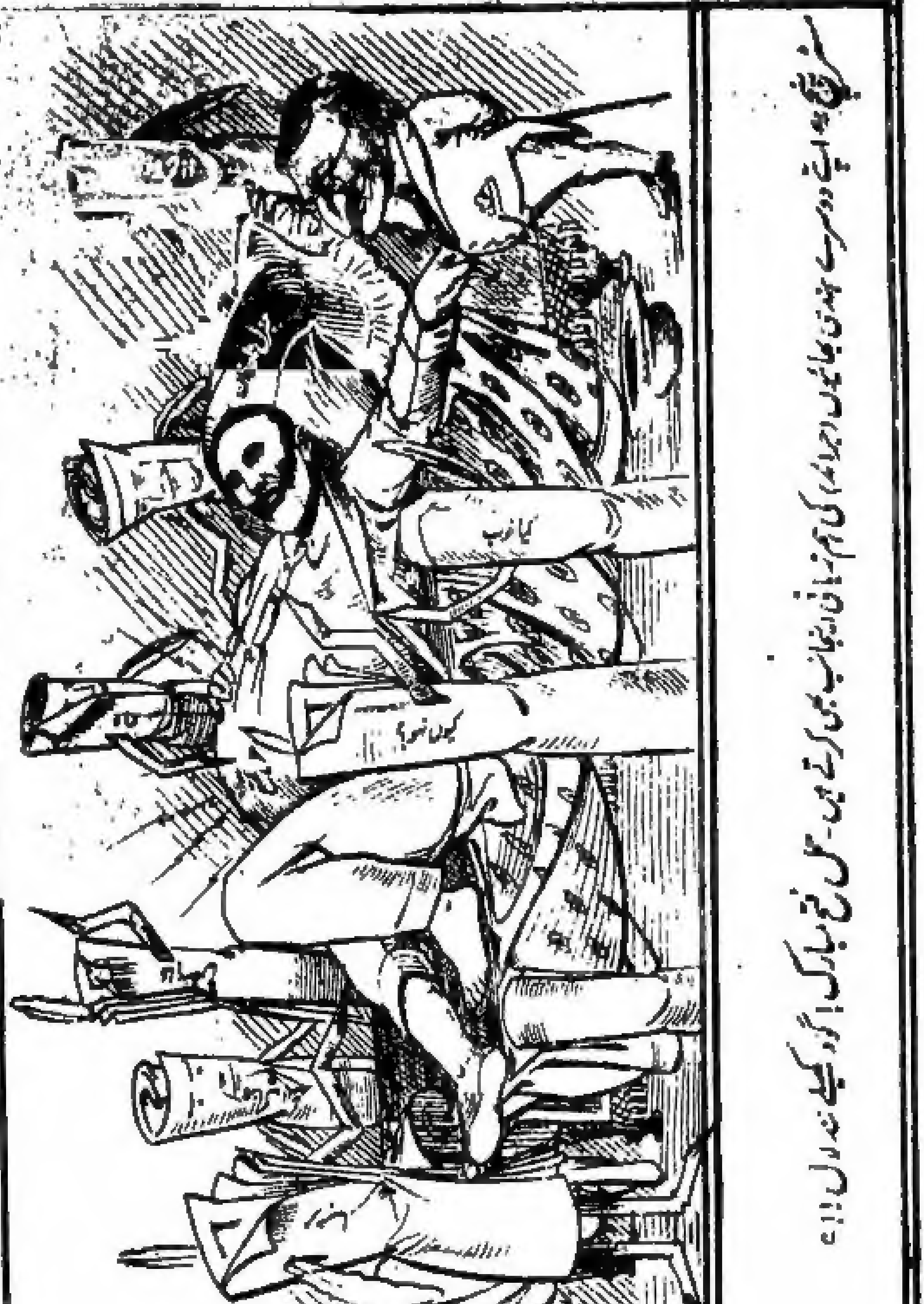
[illegible]

## بالے پن کا بیاہ اور منطق آرا بیگم

([illegible] ستمبر ۱۹۳۳ء)

اس تو میں کیا کہ رہی تھی؟ [illegible] شادی [illegible] کے قانون کی [illegible] ذکر تھا۔ [illegible] جتنے قانون [illegible] حکومت [illegible] جاتے ہیں ان میں سیکڑوں جگہ [illegible] ہے یعنی [illegible] جانے والے کی صحیح [illegible] نہیں کرتے۔ [illegible] ضرورت کیا [illegible] رکھنے کی وجہ ظاہر ہے۔ [illegible] کا قانون [illegible] نہیں [illegible]


ز غارت چمنت بر بہار منت ہاست کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
کارخانہ صفدر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے



مسٹر پنچ بھی اپنے دوسرے ہندی بھائیوں (جرائد) کی ہم زبانی بجانب بھی کرتے ہیں۔ حل فتح مبارک! گود کھیلے نند لال!!

لکھنؤ کی نفیس زردوزی و کامدانی کے کام سے مستورات کے کپڑے بنواہوں تو حافظ سیتا مرلی صحتیا باغ لکھنؤ کو آرڈر دیں۔

ایمان ہے۔ وہ جیسے پہلا ایمان کی وراثت سے کوئی مذہبی غفلت کیوں کرنے لگا تھا ... وہ اپنا ایمان ہر وقت بڑھاتی رہتی ہے جہاں کہیں ایمان کا معاملہ آن پڑتا ہے پہلے بچ لی ہے اور ترقی کی ترکیب نکال لیتی ہے جس قانون کی علت ظاہر نہیں ہے اس میں انصاف کی گنجائش بہت کم ہے حاکم کی جو سمجھ ہے جیسا چاہے ویسا فیصلہ کردے بیسیوں جرم ایسے ہیں جو ثابت نہیں لیکن ثابت ہونے پر بھی جرم ہی رہتے ہیں جیسے آبروریزی کا قانون کوئی شخص مال و زر وغیرہ کی بدولت امیر ہو جائے نفس کو آزاد چاہے تو وہ بدکار کہلائے گا اور جو کوئی ایک تھوڑے کو لے گا سزا پائے گا حالانکہ وہ سچ کہتا ہے اور دنیا کو ایسے شخص کے پھندے سے بچانا چاہتا ہے۔ اور جو ایک بڑے آدمی کو تم نے لوگوں کے سامنے ذلیل کر دیا وہ ذلیل ہو گیا چار جیل خانے۔ سرکار اور سرکاری پولیس جس کی ٹوپی چاہے اچھال دے سب طرح کا اختیار ہے تم انسپکٹر ہونے نہیں کر سکتے۔ اسی لیے نیت اور علت صاف صاف نہیں ظاہر کی گئی۔ بالے پن کے بیاہ کا قانون بھی علت بیان نہیں کرتا وہ کہتا ہے۔

چونکہ بچپن کی شادی روکنا ضروری ہے اسلیے مندرجہ قانون نافذ کیا جاتا ہے۔ اس قانون کا نام امتناع شادی بچگان ہوگا۔

کوئی پوچھے کہ آخر کیوں روکنا منظور ہے؟ جس وقت کوئی قانون کونسل میں پیش کیا جاتا ہے اسوقت علت بھی بتائی گئی مقرر صاحب بیان کرتے ہیں اگر اس کا خلاصہ قانون میں پارلیمنٹ کی ہدایت کے لیے لکھ دیا جائے تو بیچاری کو علت اور معلول پر بحث کرنے کا موقع ملے انصاف کو بھی لگ رہے۔ ابھی ... قانون پیش کرنے والے نے بڑی ہی چھوٹی دل سے کم سن ہونے کی عمروں کے ساتھ اولاد کی کمزوری کو قانون بنانے کی اصل علت ٹھہرایا ہے۔ بھلا کون شخص ہے جو اپنی اولاد کی کمزوری سے خوش ہو سکے۔

چند روز کے بعد مہاتما گاندھی جی کے گرد رشتے بنے منزل میں لگے آسمان کے۔ کوئی مجسٹریٹ سے پوچھے یہ کیا کہ قانون کی ایجاد کے وقت کسی نے کیا کہا اور کیا جواب دیا گیا۔ میری رائے ہے کہ اس قانون کا نام بنفاذ شرائط رکھا جائے یعنی ایک مدت کے لیے عورت مرد کا عقد۔

جو سبب اس قانون کی ایجاد کے بارے میں بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ صاحب ۱۴ برس کے سن سے پہلے جو لڑکی مرد سے واقف ہو جاتی ہے اور پیٹ سے ہو جاتا ہے تو اولاد بیمار، جسمانی روگیلی اور جلدی مر جانے والی پیدا ہوتی ہے اور اکثر مر جاتی ہے جو زندہ رہتی ہے چند روز بے ہستی اور بیمار رہتی ہے ورثہ نے ... پچھلے دل سے یہ ماننا ہے کہیں کوئی بھلا کہ اگر چودہ برس کے سن میں لڑکی کسی بیماری میں مبتلا ہو گئی اور بیماری باقی رہی تو عمر بھر روگیلی بچہ جنتی ہے کیا اس کے لیے بھی کوئی قانون بنا؟ یا صاحبزادے اکیس برس کے بعد سوزاک آتشک میں مبتلا ہو گئے اور اولاد جو ایسی ہونے لگی کہ کیا بچے روکنے کے لیے کوئی قانون بنایا نہیں جاتا؟ قانون لڑکوں کو جائز طور پر شادی کرنے سے روکتا ہے دعا کرنے سے یا بغیر شادی کے کھلا کھیل کھیلنے سے نہیں روک سکتا۔ عام طور پر لڑکے ۱۵ سترہ برس کے سن ہی میں جنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ شادی ضروری قرار سمجھ کسی طرح گرم پانی ضرور نکالیں گے۔ بلکہ صورت یہ سر آئے گی ۱۸ [illegible] بدکاری کر چکے یا وہ جس سے ۱۸ برس تک [illegible] سب ذریعہ [illegible] ہے۔ اگر اولاد کی کمزوری کا خیال ہے تو ایک قانون ایسا بنا دیں ... جس کے نام سے ہی لگے اور ایک بنا دو کہ مرد سے کی اولاد ضرور کمزور ہوتی ہے بلکہ جنہیں خدا نے پیدا کیا ہے وہ جوان ہو کر زبان کو بھی طرح ان کے حال میں بیان بیچے بیچ زر کو جسے میاں نے ہزار کوششوں سے ایک روگیلی بچہ پیدا کیا تو کیا وہ مستحق ہوگا ........ ؟ کیا ایسی پیدائش کے لیے کسی قانون قاعدے کی ضرورت نہیں انشاء اللہ کو۔ بڑے آئے وہاں سے کمزوری کے

وہ سن ہی کے [illegible] سے انسان اتنی جلدی بھی پیدا نہیں ہوتا۔ اور کمائی وہ چیز ہے جو چودہ برس کے لڑکے اور تیرہ برس کی لڑکی کو آپس میں ہے نہیں دیتی۔ ہندوستانی علاقوں میں ہوتے ہیں اور وہاں سے بچے گرد میں بڑے ان گروہوں کی اولاد بھی آنے ہی والی کا گندہ [illegible] ہوگی۔ بات کے معنی تو یہ ہیں کہ ۱۴ برس کے سن میں بھی کوئی لڑکی جو [illegible] کوئی لڑکا بھی برس کے سن تک [illegible] کے کوئی لڑکا [illegible] کرنے کے قابل نہ ہوا تو وہ دونوں شادی کرنے سے روکے جائیں۔ یہ بھی منطق ہے کہ جوان لگ کر اولاد نہیں پائیں اور لا ولد ہی مرنے پائیں نسل بھی جاری [illegible] جوانوں سے کہ جو اولاد پیدا ہو گی اور گھر کیا ہے بڑھاپوں سے ضرور ہو۔ جو [illegible] بڈھا جھک کر دل لگیاں کرکے بھی چلے اور دیا کھیل کھیلنے کے دن ہیں وہ نہ تو کوئی تو غیر شادی کریں تو بھی [illegible] دنیا جائز شادی ناجائز۔ خدا کے ایسی منطق سے جو بدکاری پر خوش اور نیکی سے ناراض ہو بچائے [illegible] شادی سے نکاح [illegible] اور بچے [illegible] ہو گئی ایک بات۔ اب دوسری منطقی غلطی دیکھئے کہ قانون میں ۱۴ برس سے کم سن لڑکی بچی ہے اور ۱۸ برس سے کم سن لڑکا بھی بچہ ہے شادی بچگان کے معنے [illegible] ایسی شادی ہے جس میں دونوں بچے ہوں [illegible] بچہ [illegible] نابالغ کے معنی ایک ہی ہیں مگر لڑکے کے بارے میں قانون صاحب فرماتے ہیں کہ جو ۱۸ سے ۲۱ سال کی عمر کے درمیان بچپن کی شادی کرےگا اسے سزا دی جائے گی۔ اس عبارت کے یہ معنی ہوئے کہ ۱۸ سے ۲۱ سال تک بچہ ہے۔ پھر وہ تعریف کدھر گئی جسے ۱۸ سال کے مرد کو بچوں میں شامل کیا گنا جاتا تھا کہ ۱۸ سال کی عمر تک مرد نابالغ ہیں ہوگا۔ اسے خدا کی پھٹکار یہ کوئی منطق ہے ایسے جاہل لوگ قانون بنانے کا کام کر سکتے ہیں؟ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ جو مرد ۲۱ سال سے زیادہ عمر کا بچپن کی شادی کرے گا اسے سزا دی جائے گی۔ اسکے کیا معنی ہیں ہیں کہ ۲۱ سال کا جو مرد ہے [illegible] ایسی شادی کرنے [illegible]

کی جائے۔ ضد داری کرنے والا [illegible] ہو گا۔ لیکن صاف یہ پولیس تعلق کی عبارت ہے۔ ہندی انگریزی [illegible] نہیں اردو عبارت بھی ہوتی سامنے ہے گر [illegible] کی انگریزی کی عبارت بھی ایسی ہی [illegible] ہوگی جیسی کہ [illegible] ہے۔ [illegible] صاف [illegible] کا [illegible] سال کے بعد [illegible] کا [illegible] ہے اگر [illegible] [illegible]

اس کا [illegible] کے بعد [illegible] کی [illegible] قانون [illegible] ختم ہو گیا۔ [illegible] کی اس قانون کے خلاف [illegible] کرنے کا حق پولیس کو ہو یا [illegible] سے جس کا جی چاہے [illegible] ہے کہ [illegible] صاحب کے گر [illegible] کیا ہے۔ [illegible] منٹ پانچ منٹ [illegible] سکتے ہیں۔ [illegible] [illegible] گھنٹہ کی کمی پر کسی نے [illegible] [illegible] تو اس [illegible] کام [illegible] داری [illegible] کی [illegible] نہیں۔ [illegible] کی [illegible] ہے۔ کیا کوئی [illegible] [illegible] وقت جا سکے؟ کیا [illegible] [illegible] منٹ کی کمی پر مجسٹریٹ کو [illegible] کیا ہر ایک [illegible] داری [illegible] اس قانون کے [illegible] پولیس یا دوسرے شخص کی [illegible] [illegible] بعد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پولیس [illegible] [illegible] نہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صاف صاف [illegible] نہیں [illegible] [illegible] اور [illegible] جس کا [illegible] [illegible] جاتا ہے۔ جس کا جی چاہے [illegible] کرے کہ [illegible] داری نام [illegible]۔

[illegible] لوگوں کی [illegible] [illegible] برس کے بعد [illegible] ہے۔ اکثر تمام عمر [illegible] ہیں [illegible] بچوں کا باپ ہو جانے پر بھی گال [illegible] صاف [illegible] رہتے ہیں۔ ان کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible]

[illegible] پولیس [illegible] کی [illegible] ہوتی ہے [illegible] [illegible] کہ [illegible] ہوتا [illegible] تھی۔ وہ [illegible] بھی رہتی ہے۔ آج [illegible] ایسی حالت میں [illegible] کی [illegible] [illegible] مجسٹریٹ صاحب [illegible] ثابت ہونے کو صرف [illegible] [illegible] کی شہادت سے ملزم کی عمر [illegible] سال کی ثابت ہوتی لیکن پولیس [illegible] ہے [illegible] ملزم [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] میں بیٹھ جائیں گے جب [illegible] کے [illegible] نے قانون کی عبارت بتائی ہے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] (ناخن) کی [illegible]

راقم

[illegible]

---

## مسئلہ اودیہ

حکیم آشفتہ صاحب پر جناب مرزا [illegible] عسکری صاحب بی اے نے اعتراض وارد کیے اور پھر خود ہی اپنے اعتراضات کی صحت و تصدیق کے لیے استفسار بھی شائع کر دیا۔ بجواب استفسار [illegible] جناب نواب [illegible] سید علی [illegible] [illegible] نے بھی [illegible] [illegible] ہے۔ نواب صاحب [illegible] کبھی کبھی عربی کی [illegible] بھی [illegible] [illegible] ہیں لہذا [illegible] ان سے ایک بات پوچھنی ہے کہ انھوں نے کبھی عربی کی کتب [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیا اس کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آنکھیں آنسوؤں سے اور آنکھوں سے آنسو بہا دینے کے اور بھی کچھ ہو سکتا ہے؟ [illegible] غرغرہ اسم صوت ہے [illegible] میں لے کے حلق تک پانی لیجانے اور غرغر کی آواز پیدا کرنے کا نام ہے تو غرغرہ اس طرح کہ پانی حلق سے نیچے نہ اترنے پائے آنکھوں سے آنسو اسی طرح [illegible] ہیں کہ [illegible] نہیں جاتے لہذا کلام عرب میں [illegible] ہو سکے

صحیح [illegible] آنکھیں [illegible] کے [illegible] آنسوؤں کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] [illegible] نہیں ہو سکتا۔

[illegible] آشفتہ صاحب [illegible] [illegible] [illegible] حالت میں جناب کی [illegible] [illegible] [illegible] آنکھوں میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] ہے کہ [illegible] [illegible] آنسوؤں کی [illegible] روشن کریں ۔

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] آنکھیں [illegible]

[illegible] [illegible] کی [illegible] نہیں ہے [illegible] [illegible] [illegible] کسی نے کہا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کہتا ہے

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا جواب [illegible] نہیں رکھتا۔

خاکسار [illegible]

[illegible]